میرا مطالبہ پورا کردو۔ معلوم ہوا اس میں کفر بواح نہیں تھا۔ اس میں زنا نہیں تھا اس میں شراب نوشی نہیں تھی۔ اس میں امہات المومنین کی توہین کا تصور بھی نہیں تھا اور کسی ماں کے ساتھ کوئی غلط حرکت نہیں کی۔ یہ رافضیوں کی من گھڑت ہے جب سیدوں کے باوا جان خود یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ دینے کے لئے تیار ہیں تو اور کون دنیا کا بدمعاش ہے جس کے لئے اس پر اعتراض کرنے کی گنجائش ہو۔ ہم کسی سبائی کو حسین رضی اللہ عنہ کی جوتی سے بھی بڑا نہیں سمجھتے۔ میں اس موضوع کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا لیکن

منہ آئی بات نہ رہندی اے

سچ آکھیاں بھانبڑ مچدا اے

ہُن مچدا اے تے مچے...... پہلے کونسی کمی ہوئی ہے۔ (سالانہ جلسہ خیر المدارس ملتان)

۲۹/جمادی الاولیٰ: ۱۴۰۱ھ ‏ پریل ۱۹۸۱ء (خطاب بعد ظہر)

(جانشینِ امیر شریعت، سید ابو معاویہ ابوذر بخاری)

بیادِ امیر المومنین خلیفہ ارشد و برحق **سیدنا معاویہ** رضی اللہ عنہ

تو ہے خالِ فاطمہؓ، حسنینؓ کا نانا ہے تو
وہ کیا رشتہ ہے تیرا؟ بے خلاف و بے کلام

تیرے فضل و منقبت کے معترف جن و بشر
تیری دانش کا ہے شاید خود یہ چرخِ نیلی فام

حلم و حکمت، عدل و تقویٰ، تیری فطرت اور شعار
دھوم ہے تیری عرب میں اور عجم میں تیرا نام

لاکھ کسریٰ اور فلاطوں، تیری جوتی پر نثار،
لاکھ ذوالقرنین اور لقمان ہیں تیرے غلام

ہادی و مہدیِ امت، کاتب وحی مبیں
معتمد شیخین کا اور یہ مستقل پنجم امام

جب علی جیسے صحابی پر ہوئے نہ جمع لوگ
پھر بھلا ان کے پسر کو کیوں بناتے سب امام

تھا خلافت کی بشارۃ ان ولیت کا خطاب
حق بہ جانب تھا علی کے بعد ہی تیرا نظام

تو نے بے شک دی زمامِ کار در دست یزید
یہ عمل نہ کفر تھا، نہ فسق و مکروہ و حرام

حد سے حد تھا ترکِ افضل، اخذِ مفضول و پسر
خود ہیں ظالم اور فاسق، جو کریں تجھ پر ملام

باقی تقلید مر تو خود علیؓ نہ کر سکے
وقت رخصت تجھے خلافت سے حسن کب بے مرام

تو خوارج کی ضلالت اور قسادت سے خبیر
اور سبائیت کی سازش کو کچلنا تیرا کام

قولِ اعمش، تابعی ہیں سیدِ اعظم، ہے تو
کون ہے جس کو سیاست میں ملا ہو یہ مقام

ساری دنیا کے ولی ہوں اک طرف تو اک طرف

تو صحابی! اور صحابہ میں بھی ہے فرخندہ نام!